بسم اللہ الرحمن الرحیم

# فجر اور عصر کے فرضوں کے بعد سنتیں

# پڑھنے کا حکم



از


## مولانا ارسلان محمود صاحب

ادارۃ التحقیق: مسجد حق چاریار و مدرسہ مظہر العلوم اوکاڑہ




# فجر اور عصر کی نماز کے بعد سنتیں پڑھنے کا حکم

فجر کی سنتوں کی بہت زیادہ فضیلت ہے حدیث مبارکہ میں آیا ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا فجر کی دو رکعتیں دنیا اور جو کچھ اس میں ہے، سب سے بہتر ہیں۔(صحیح مسلم، حدیث 725) اسی طرح حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں: نبی ﷺ ظہر سے پہلے چار رکعتیں اور فجر سے پہلے دو رکعتیں نہیں چھوڑتے تھے۔(صحیح بخاری، حدیث 1182) اسی طرح عصر کی سنتوں کی بھی بہت فضیلت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم فرمائے جو عصر سے پہلے چار رکعتیں پڑھے۔(سنن ابی داؤد، حدیث 1271؛ جامع ترمذی، حدیث 430) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ عصر سے پہلے چار رکعتیں پڑھتے تھے۔(جامع ترمذی، حدیث 429۔ جامع ترمذی 429) ان چند احادیث مبارکہ سے ان سنتوں کی فضیلت اور اہمیت کا اندازہ بخوبی لگایا جا سکتا ہے۔

اور یہ فضیلت حاصل تب ہی ہو گی جب ہم مقررہ وقت میں انکو ادا کریں گے عوام الناس میں مشہور ہے کہ فجر کی سنتیں اگر رہ گئی ہیں تو انہیں فجر کی نماز کے بعد ادا کرتے ہیں طلوع شمس سے پہلے کچھ لوگ امام کے سلام پھیرتے ہیں سنتوں کی نیت باندھ لیتے ہیں یاد رکھیں! فجر کی نماز کے بعد طلوع شمس تک ہر قسم کی نماز پڑھنا چاہے وہ سنتیں ہو نوافل ہو منع ہے اور مکروہ تحریمی ہیں ہم اسی ضمن میں آپ کے سامنے چند دلائل رکھ رہے ہیں۔

## حدیث نمبر ۱

حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ شَهِدَ عِنْدِي رِجَالٌ مَرْضِيُّونَ وَأَرْضَاهُمْ عِنْدِي عُمَرُ أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم نَهَى عَنِ الصَّلاَةِ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى تَشْرُقَ الشَّمْسُ، وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ

ترجمہ:

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں: میرے پاس ایسے قابل اعتماد لوگوں نے گواہی دی، اور ان میں میرے نزدیک سب سے زیادہ قابل اعتماد حضرت عمرؓ تھے، کہ نبی کریم ﷺ نے صبح کی نماز کے بعد سورج طلوع ہونے تک نماز پڑھنے سے منع فرمایا، اور عصر کے بعد سورج غروب ہونے تک نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔(صحیح البخاری، کتاب مواقیت الصلاۃ، باب: الصلاۃ بعد الفجر حتی ترتفع الشمس، حدیث 581)

اس حدیث میں واضح ممانعت کا حکم موجود ہے کہ فجر کی نماز کے بعد سورج طلوع ہونے تک اور عصر کی نماز سے غروب تک سنتیں نوافل پڑھنا منع ہے اور اس کی خلاف ورزی حضور ﷺ کے حکم کی خلاف ورزی ہو گی۔

## حدیث نمبر ۲

حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ أَبِي أُسَامَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعَتَيْنِ وَعَنْ لِبْسَتَيْنِ وَعَنْ صَلاَتَيْنِ، نَهَى عَنِ الصَّلاَةِ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ، وَعَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ وَعَنِ الاِحْتِبَاءِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ يُفْضِي بِفَرْجِهِ إِلَى السَّمَاءِ، وَعَنِ الْمُنَابَذَةِ وَالْمُلاَمَسَةِ.

ترجمہ:

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دو قسم کی بیع، دو قسم کے لباس اور دو نمازوں سے منع فرمایا۔ آپ ﷺ نے فجر کے بعد سورج طلوع ہونے تک نماز پڑھنے سے منع فرمایا، اور عصر کے بعد سورج غروب ہونے تک نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔

(صحیح البخاری، کتاب مواقیت الصلاۃ، باب: الصلاۃ بعد الفجر حتی ترتفع الشمس، حدیث 584)

## حدیث نمبر ۳

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ الْجُنْدَعِيُّ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «لاَ صَلاَةَ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى تَرْتَفِعَ الشَّمْسُ، وَلاَ صَلاَةَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغِيبَ الشَّمْسُ»

ترجمہ:

حضرت ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: "صبح کی نماز کے بعد کوئی نماز نہیں، یہاں تک کہ سورج بلند ہو جائے؛ اور عصر کی نماز کے بعد کوئی نماز نہیں، یہاں تک کہ سورج غروب ہو جائے۔" (صحیح البخاری، کتاب مواقیت الصلاۃ، حدیث 586۔)

قارئین آپ نے واضح اور صریح احادیث ملاحظہ فرمائی ہمارا سوال کیا ان دلائل کے بعد اگر کوئی ان کی مخالفت کرے تو کیا یہ حضور ﷺ کے حکم و فعل کی خلاف ورزی نہ ہو گی اور ہم نے جو احادیث پیش کی وہ قولی ہیں اسی وجہ سے احناف کے ہاں فجر و عصر کی نماز کے بعد سنتیں پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔

## فجر کی نماز کے بعد سنتوں کیلئے پیش کی جانے والی دلیل اور اسکا جواب

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى، حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ قَيْسِ بْنِ عَمْرٍو، أَنَّهُ رَأَى رَجُلًا يُصَلِّي بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ رَكْعَتَيْنِ، فَقَالَ: مَا هَاتَانِ الرَّكْعَتَانِ؟ فَقَالَ: لَمْ أَكُنْ صَلَّيْتُ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا، فَصَلَّيْتُهُمَا الْآنَ، فَسَكَتَ عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ.

ترجمہ:

حضرت قیس بن عمروؓ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے ایک شخص کو دیکھا جو فجر کی نماز کے بعد دو رکعتیں پڑھ رہا تھا۔

انہوں نے پوچھا: "یہ دو رکعتیں کیا ہیں؟" اس شخص نے جواب دیا:

"میں فجر سے پہلے والی دو رکعتیں نہیں پڑھ سکا تھا، اس لیے اب انہیں پڑھ رہا ہوں۔"

پس رسول اللہ ﷺ اس سے خاموش رہے۔ (سنن ابی داؤد، کتاب الصلاۃ، باب فیمن فاتتہ رکعتا الفجر متی یقضیھما، حدیث 1267)

## جواب نمبر ۱

حضرت قیسؓ والی حدیث صحیح ہے، اسے رد نہیں کیا جائے گا، لیکن اس سے مطلقاً یہ ثابت نہیں ہوتا کہ فجر کے فرض کے بعد ہر شخص کے لیے رہ جانے والی سنتیں پڑھنا جائز ہے۔

1. حدیث میں صریح اجازت نہیں

حدیث کے الفاظ ہیں:

«فَسَكَتَ عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ»

یعنی: "رسول اللہ ﷺ اس سے خاموش رہے۔" غور کریں کہ نبی ﷺ نے یہ نہیں فرمایا: "**نعم، صلِّهما بعد الفجر**"

یعنی: "ہاں، فجر کے بعد یہ دونوں رکعتیں پڑھ لیا کرو۔"

بلکہ صرف سکوت منقول ہے۔ لہٰذا اس سکوت کو ایک صریح قولی حکم قرار دینا درست نہیں۔

### دوسری طرف صحیح بخاری کی صریح ممانعت موجود ہے

حضرت ابو سعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«لَا صَلَاةَ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى تَرْتَفِعَ الشَّمْسُ» "صبح کی نماز کے بعد کوئی نماز نہیں، یہاں تک کہ سورج بلند ہو جائے۔ (" صحیح بخاری، حدیث 586۔ صحیح بخاری 586)

یہاں الفاظ بہت عام اور واضح ہیں: «لَا صَلَاةَ بَعْدَ الصُّبْحِ»

یعنی "صبح کی نماز کے بعد کوئی نماز نہیں۔"

## دوسری صحیح حدیث بھی یہی کہتی ہے

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے:

«نَهَى عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ»

"نبی ﷺ نے فجر کے بعد سورج طلوع ہونے تک نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔" (صحیح بخاری، حدیث 584۔ صحیح بخاری 584)

اور حضرت ابن عباسؓ کی روایت میں ہے:

«أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى تَشْرُقَ الشَّمْسُ»

"نبی ﷺ نے صبح کی نماز کے بعد سورج طلوع ہونے تک نماز سے منع فرمایا۔" (صحیح بخاری، حدیث 581۔ صحیح بخاری 581)

## اصل اصول

ایک طرف صریح ممانعت، دوسری طرف سکوت اب دونوں حدیثیں سامنے رکھیں:

صریح قول:

«لَا صَلَاةَ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى تَرْتَفِعَ الشَّمْسُ»

"صبح کے بعد سورج بلند ہونے تک کوئی نماز نہیں۔"

اور دوسری طرف:

«فَسَكَتَ عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ»

"رسول اللہ ﷺ خاموش رہے۔"

توحدیثی اعتبار سے سوال یہ بنتا ہے:

کہ کیا ایک عمومی اور صریح ممانعت کو محض ایک واقعہ میں نبی ﷺ کے سکوت کی وجہ سے ختم کر دیا جائے؟ اور اگر سکوت سے جواز ثابت کیا جائے تو عام ممانعت کے ساتھ تطبیق ضروری ہے۔

دوسری طرف ہمارے پاس صحیح بخاری کی متعدد روایات ہیں: فجر کے بعد طلوعِ شمس تک نماز کی ممانعت۔

لہٰذا حدیثی اصول کے اعتبار سے دونوں نصوص کو جمع کیا جائے گا، نہ کہ ایک حدیث لے کر باقی احادیث کو چھوڑ دیا جائے۔

ایک واقعے کے سکوت کو فجر کے بعد نماز کی عمومی ممانعت کے مقابلے میں مطلق اجازت قرار دینا درست نہیں۔

## ہمارا سوال:

آپ نے حضرت قیسؓ والی ایک خاموشی کو صریح ممانعت والی متعدد احادیث پر تخصیص کی دلیل کیسے بنایا۔ اور اگر آپ

کہتے ہیں کہ قیسؓ والی حدیث نے ممانعت کو خاص کر دیا، تو اس تخصیص کی صریح حدیث پیش کریں جس میں نبی ﷺ نے فرمایا ہو کہ فجر کی رہ جانے والی سنتیں فرض کے بعد طلوعِ شمس سے پہلے پڑھو۔

## موقف احناف

اگر سنت پہلے نہیں پڑھی اور آدمی نے فجر کے فرض ادا کر لیے تو اب وہ دو رکعتیں فرض سے پہلے والی اپنی اصل جگہ پر نہیں رہیں؛ اب اگر طلوع سے پہلے پڑھی جائیں گی تو وہ فجر کے بعد پڑھی جانے والی نماز شمار ہوں گی۔

اور نبی ﷺ نے فجر کے بعد طلوعِ شمس تک نماز سے منع فرمایا ہے۔

اسی بنا پر حنفی فقہاء نے کہا کہ فرض کے فوراً بعد سنت پڑھنا نہیں ہے۔

## ردالمحتار میں ہے

علامہ ابن عابدین شامیؒ ردالمحتار میں لکھتے ہیں:

«وَلَا يَقْضِي سُنَّةَ الْفَجْرِ إِلَّا إِذَا فَاتَتْ مَعَ الْفَجْرِ»

یعنی فجر کی سنت کی قضا اسی وقت ہے جب وہ فجر کے ساتھ فوت ہوئی ہو۔

«وَمَا إِذَا فَاتَتْ وَحْدَهَا فَلَا تُقْضَى قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ بِالْإِجْمَاعِ, لِكَرَاهَةِ النَّفْلِ بَعْدَ الصُّبْحِ»

یعنی اگر صرف سنت رہ گئی ہو تو طلوعِ آفتاب سے پہلے بالاتفاق نہیں پڑھی جائے گی، کیونکہ فجر کے بعد نفل پڑھنا مکروہ ہے۔

امام مرغینانیؒ الہدایہ میں لکھتے ہیں:

«وَإِذَا فَاتَتْهُ رَكْعَتَا الْفَجْرِ لَا يَقْضِيهِمَا قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ»

یعنی: جب فجر کی دو رکعتیں فوت ہو جائیں تو طلوعِ آفتاب سے پہلے ان کی قضا نہ کرے۔

پھر وجہ فرماتے ہیں:

«لِأَنَّهُ يَبْقَى نَفْلًا مُطْلَقًا وَهُوَ مَكْرُوهٌ بَعْدَ الصُّبْحِ»

یعنی یہ اس وقت مستقل نفل بن جائے گی، اور فجر کے بعد نفل پڑھنا مکروہ ہے۔

### خلاصہ:

صورت 1: سنتیں رہ گئیں، فرض فجر پڑھ لی ← طلوع سے پہلے سنت نہیں پڑھے گا؛ اشراق کے بعد زوال سے پہلے پڑھے گا، اس میں حنفی فتاویٰ کی یہی عملی ہدایت ہے۔

صورت 2: سنت اور فرض دونوں فوت ہو گئے ← طلوع کے بعد زوال سے پہلے دونوں کی قضا کی جائے گی۔

صورت 3: فرض کے فوراً بعد، طلوع سے پہلے سنتیں پڑھنا ← جائز نہیں ہے صحیح بخاری کی فجر کے بعد نماز کی ممانعت اس کی بنیادی دلیل ہے۔

## عصر کے فرضوں کے بعد سنتوں کیلیئے دی جانے والی دلیل اور اسکا جواب

«مَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَأْتِينِي فِي يَوْمٍ بَعْدَ صَلَاةِ الْعَصْرِ إِلَّا صَلَّى رَكْعَتَيْنِ»

ترجمہ:

نبی کریم ﷺ جب بھی عصر کی نماز کے بعد میرے پاس تشریف لاتے تو دو رکعتیں پڑھتے تھے۔(صحیح بخاری 590، صحیح مسلم 834)

جواب:

اسی حدیث کی دوسری روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ دو رکعتیں نبی ﷺ کی ظہر کی رہ جانے والی سنتوں کی قضا تھیں، یعنی آپ ﷺ انہیں عصر کے بعد ادا فرماتے تھے۔

حضرت ام سلمہؓ کی روایت میں واقعہ اس طرح آتا ہے کہ نبی ﷺ ظہر کی دو رکعتوں میں مشغول ہونے کی وجہ سے رہ جانے والی دو رکعتیں عصر کے بعد پڑھتے تھے۔

یہ حدیث عصر کے بعد مستقل سنت ثابت کرنے کی دلیل نہیں بنتی؛ بلکہ خود نبی ﷺ نے واضح کر دیا:

«فَهُمَا هَاتَانِ» "یہ وہی دو رکعتیں ہیں۔"

یعنی ظہر کے بعد کی رہ جانے والی دو سنتیں تھیں، عصر کی چار سنتِ غیر مؤکدہ نہیں۔

ایک اور اہم بات کہ صحیح مسلم نے بھی اسی واقعے کو مستقل باب میں نقل کیا ہے، جس کا عنوان ہی ہے کہ نبی ﷺ عصر کے بعد جو دو رکعت پڑھتے تھے، ان کی حقیقت کیا تھی۔

اس لیے اگر کوئی کہے کہ "عصر سے پہلے کی چار سنتیں رہ جائیں تو عصر کے بعد وہی چار پڑھنا سنتِ نبوی ہے" تو اس حدیث سے یہ ثابت نہیں ہوتا۔ بلکہ حدیث میں دو رکعت ظہر کی قضا کا واقعہ ہے۔

اور صحیح بخاری میں عصر کے بعد نماز کے بارے میں عمومی ممانعت بھی موجود ہے: «لَا صَلَاةَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ» "عصر کے بعد کوئی نماز نہیں، یہاں تک کہ سورج غروب ہو جائے۔" (صحیح بخاری 586)

اور اگر کوئی یہ کہتا ہے کہ:

"عصر سے پہلے کی چار سنتِ غیر مؤکدہ رہ جائیں تو عصر کے فرض کے بعد پڑھیں گے"

تو اس سے ہمارا سوال ہے:

اس خاص عمل کی صریح صحیح مرفوع حدیث کہاں ہے؟

کیونکہ عصر کے بعد نماز سے ممانعت کی صریح حدیث موجود ہے، جبکہ عصر سے پہلے کی چار سنتوں کو عصر کے فرض کے بعد قضا کرنے کی کوئی صریح حدیث کسی ذخیرہ احادیث میں نہیں ملتی۔

ان تمام واضح دلائل سے ثابت ہوا کہ فجر کی نماز کے بعد طلوع شمس تک سنتیں پڑھنا منع ہے اور عصر کی نماز کے بعد بھی سنتیں پڑھنا جائز نہیں ہے۔ اگر اب بھی کوئی مسلمانوں کی مخالفت میں یہ عمل کرے تو یہ صریح حضور ﷺ کے احکامات کی مخالفت ہے اور حضور ﷺ کے احکامات کی مخالفت در حقیقت اللہ تعالیٰ کے احکامات کی مخالفت ہے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں دین کی سمجھ نصیب فرمائے اور حضور ﷺ کے طریقوں کو اپنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

کاوش: مولانا ارسلان محمود صاحب